رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؎ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳؎

نمبر ۶۱	مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۳ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۵۔ نومبر بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب ناظر تالیف و تصنیف قریباً چھ ماہ بحالیٔ صحت کے لئے گھوڑا گلی میں گزار کر ۱۴۔ نومبر واپس تشریف لائے۔ خدا کے فضل سے آپ کی صحت کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔

۱۴۔ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محلہ دارالعلوم میں ڈاکٹر فضل الدین صاحب آف کمپالہ کے مکان کی بنیاد رکھی۔ اور دُعا فرمائی۔

۱۵؍ نومبر ۳ بجے کے قریب پولیس نے ایک نوجوان لڑکے کو مشتبہ حالات کے ماتحت گرفتار کیا۔ اور تلاشی کے وقت اس کے پاس سے ایک فٹ سے لمبی چھری برآمد ہوئی۔ اس نے بتایا کہ وہ امرتسر سے آیا تھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادیان کے متعلق اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ کا الہام

(رقم مودہ ۱۹۔ نومبر ۱۹۰۲ء)

فرمایا ”جہاں جہاں قرآن میں اوٰی کا لفظ آیا ہے۔ اس سے پہلے کوئی نہ کوئی مصیبت اور تکلیف کا وقوع ہوا ہے جس کے بعد اوٰی آیا ہے۔ جیسے مسیح کے لئے آیا۔ فَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ان کو بھی صلیب کے مشکلات اور تکالیف پیش آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی یتیمی کے تکالیف سے بچانے کیلئے اوٰی کا لفظ استعمال فرمایا گیا۔ اصحاب کہف پر بھی جب مصائب پڑے۔ تو ان کو بھی اوٰی کہکر بچایا ہے۔ غرض قرآن شریف میں خوب غور کر کے دیکھ لو کہ اوٰی کا لفظ وہیں آتا ہے۔ جہاں پہلے کچھ خوف ہو۔ اس الہام اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ سے بھی پایا جاتا ہے۔ کہ پہلے کچھ خوفناک صورتیں پیش آئیں چنانچہ وہ خواب جو بیان کی گئی تھی کہ ہمارے گھر کے گرداگرد دیوار کھینچی ہے اور ابھی سارے گاؤں کے گرد نہیں کھینچی اس سے بھی ایسا ہی پایا جاتا ہے ابھی اوٰی کا وقت نہیں آیا پہلے بعض خوفناک صورتیں ہونی چاہئیں“۔ (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حکومت کے رویہ کے خلاف

احمدی جماعتوں کی قراردادیں

جماعت احمدیہ ملتان

جماعت احمدیہ ملتان کے ایک غیر معمولی اجلاس میں جو زیر صدارت شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر پریذیڈنٹ منعقد ہوا حسب ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) احراریوں کی تبلیغی کانفرنس متصل قادیان کے تعلق میں جو رویہ حکومت نے اختیار کیا ہے۔ وہ عدل و انصاف اور غیر جانبداری کے اصول کے بالکل منافی ہے۔ اور اس موقعہ پر جو طریق حکومت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سلسلہ کے ساتھ روا رکھا ہے۔ وہ نہایت ہی غیر منصفانہ ہے۔ اور اس سے ہمارے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔

(۲) حکومت کے اس رویہ اور سلوک کے باعث ہمارے دلوں میں یہ شدید احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ حکومت ہماری تذلیل و تحقیر کے درپے ہے۔ اور ہمارے مال۔ جان۔ عزت معرض خطر میں ہیں۔

(۳) حکومت پر ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعزاز و وقار کی خاطر ہم مال۔ جان عزت غرضکہ ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

(۴) ہمارے اطمینان قلب کے لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ:۔

(الف) وہ اپنے رویہ کی غلطی کا صاف لفظوں میں اعتراف کرے۔ اور یقین دلائے کہ آئندہ ایسا رویہ اختیار نہ کرے گی۔

(ب) ان افسران کے خلاف جنہوں نے حکومت سے یہ غلطی کرائی۔ مناسب کارروائی کرے۔

(۵) مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ کمشنر ملتان۔ ڈپٹی کمشنر ملتان۔ اور پریس کو بغرض اشاعت ارسال کی جائیں۔

خاکسار شیخ محمد حسین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ملتان

جماعت احمدیہ بہاولپور

جماعت احمدیہ بہاولپور کی طرف سے حسب ذیل مراسلت ہز ایکسی لنسی دی وائسرائے ہند کی خدمت میں ارسال کی گئی ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ بہاولپور (ایک خاص میٹنگ میں جو ۴ر نومبر کو منعقد ہوئی۔) اس بات کو نہایت افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے امام و مقتدا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کو ایک غلط اور جھوٹے الزام کی بنا پر پنجاب گورنمنٹ نے دفعہ (۳) (۱) (ڈ) آف دی پنجاب کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت نوٹس دے کر حضور کی تحقیر اور بے وقعتی کی ہے۔ اور اس طرح حکومت کے ساتھ ہماری جماعت کے دیرینہ اور مخلصانہ تعلقات کو قطع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ آرڈر ہمارے لئے ایک ناگہانی تیر کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا ہم اس امر کو جو بالکل غیر منصفانہ بلکہ مستبدانہ ہے۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اور اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ یہ قانون محض ان فساد انگیزوں۔ دہشت پسندوں اور قانون شکن لوگوں کے لئے ہے نہ کہ ہمارے جیسی مذہبی۔ امن پسند اور وفادار جماعتوں کے لئے۔ ہم نے ہمیشہ برٹش گورنمنٹ کی دیانتدارانہ اور وفادارانہ خدمات کی ہیں۔ اور آئندہ بھی اس کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ فعل جو حکومت انگریزی کی شان کے خلاف ہے۔ ہمیشہ کیلئے ہمارے لوح قلب پر کندہ رہیگا۔

جماعت احمدیہ کھاریاں

جماعت احمدیہ کھاریاں کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چودہری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے (۱) انجمن احمدیہ کھاریاں کا یہ اجلاس گورنمنٹ کے اس فعل پر جو اس نے ایک غیر منصفانہ اور بلا وجہ نوٹس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دے دیا ہے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جس سے پنجاب گورنمنٹ نے سلسلہ احمدیہ کی ہتک کی ہے۔ اور ہماری تمام روایات وفاداری اور امن پسندی کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ اس نے ہمارے احساسات کو بری طرح مجروح کیا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاتی ہے (۲) قرار پایا۔ کہ ریزولیوشن ہذا کی نقل ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل و ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور پریس کو بھیجی جائے۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ پنجاب گورنمنٹ کے اس فعل کو کہ اس نے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے نام احرار کے جلسہ کے موقعہ پر نوٹس جاری کیا سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جس قانون کی رو سے یہ نوٹس جاری کیا گیا۔ وہ سول نافرمانی کرنے والوں یا حکومت کو تہ و بالا کرنے والوں سے تعلق رکھتا ہے۔ پرامن اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت احمدیہ پر اس قانون کا اطلاق نہ صرف سراسر ظلم ہے۔ بلکہ اس سے خود گورنمنٹ کی عاقبت نااندیشی ٹپکتی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے وفاشعار جماعت اور اس کے پیارے امام کی سخت ہتک کی ہے۔ چونکہ ساری کی ساری جماعت کو گورنمنٹ کی اس کارروائی سے سخت صدمہ پہنچا ہے لہٰذا ہم متحدہ اور متفقہ آواز بلند کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی اس کارروائی کے خلاف دلی احتجاج کا اظہار کرتے ہیں۔ (۲) ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر اس حکم کی جو حضور سلسلہ کی عزت قائم کرنیکے لئے دیں جان و دل سے تعمیل کرنے کو تیار ہیں (۳) اس کی ایک نقل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں الفضل اخبار۔ حضور وائسرائے ہند اور گورنر جنرل پنجاب کو ارسال کی جائے۔ سکرٹری تبلیغ

درخواست دعا

مرزا ارشد بیگ صاحب قادیان کے ایک دیوانی مقدمہ کا فیصلہ ۱۹ر نومبر ۱۹۳۴ء کو سنایا جائے گا۔ وہ تمام احمدی احباب سے ملتجی ہیں۔ کہ کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے متعلق ضروری اعلانات

(۱) احباب ہر شہر اور ہر گاؤں میں جلسوں کا انتظام فرمائیں۔ اور آج سے ہی کام شروع کر دیں۔ لوگ زیادہ آئیں یا کم۔ عام مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ مدد دیں یا نہ دیں ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ ان جلسوں کا انتظام کرے۔ تاکہ اس سال گذشتہ سالوں سے زیادہ شاندار جلسے ہو سکیں۔

(۲) لیکچرار صاحبان اپنے لیکچروں کے لئے ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ اور آج سے ہی تیاری شروع کر دیں۔ خاص کر "الفضل" کے خاتم النبیینؐ نمبر سے فائدہ حاصل کریں۔ جو انشاء اللہ العزیز ۲۰ر نومبر تک شائع ہو جائے گا۔ جماعتیں لوکل طور پر لیکچرار مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ امر نوٹ کر لیا جائے کہ جب تک مبلغ کا کرایہ آمد و رفت موصول نہ ہوگا۔ مالی تنگی کی وجہ سے کوئی مبلغ مرکز سے روانہ نہیں کیا جائے گا۔

(۳) مقامی طور پر غیر مسلم لیکچرار مہیا کرنے کی پوری کوشش فرمائی جائے۔

(۴) جہاں ایک احمدی بھی ہو۔ جلسہ کرنے کی ضرور کوشش کی جائے۔

(۵) جلسہ کے مضامین حسب ذیل ہیں۔ (۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا۔ جلسوں کے معاً بعد مفصل مجھے یہ رپورٹ ارسال فرمائی جائے۔ کہ کتنے لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور کن دوستوں نے لیکچر دیئے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل

نمبر ۶۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

جماعت احمدیہ اور حکومت انگریزی کی اطاعت و حمایت

حکومت کے بعض کوتاہ اندیش اور کینہ پرور حکام نے کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کو جن مشکلات اور مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ان کی کسی قدر تشریح و توضیح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے حال کے خطبات جمعہ میں جو "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ بیان فرما چکے ہیں۔ اگر یہی حالات نہیں بلکہ ان کا عشر عشیر بھی کسی ایسی جماعت اور قوم کو پیش آتا۔ جس کی حکومت سے متعلق خدمات جماعت احمدیہ کی ان خدمات کے مقابلہ میں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے ماتحت شروع سے لے کر اس وقت تک سرانجام دیں۔ ہزارواں حصہ بھی ہوتیں۔ تو بھی اس کے خیالات اور اعمال میں انقلاب عظیم واقعہ ہو جاتا۔ اور نہ معلوم وہ کیا کچھ کر گزرتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے حکومت کی اطاعت اور اس کے احکام کی پابندی مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ اور اس فرض کی اہمیت ہر ایک احمدی کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت ہی اشتعال انگیز واقعات کے پیش آنے پر جہاں جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ ان حالات کو بدلنا۔ اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا اس کا فرض ہے۔ وہاں حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری سے سرمو انحراف نہ کرنے پر بھی بہت زور دیا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"قرآن کریم میں جہاں خدا۔ رسول۔ اور اس کے نمائندوں کی اطاعت کا حکم ہے۔ وہیں اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری قرار دے دی گئی ہے۔ اور ان کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متواتر یہ تعلیم دی ہے۔ آپ کی کوئی کتاب نہیں۔ جس میں آپ نے یہ حکم نہ دیا ہو۔ اور میں جس قدم پر آپ لوگوں کو لے جانا چاہتا ہوں۔ وہ ایسا جوش پیدا کر دینے والا ہے۔ کہ ممکن ہے کسی کو حکومت کی اطاعت میں بھی کوئی شک پیدا ہو جائے۔ پس اگر کوئی اس سے آگے نکل جائے۔ یا شبہ کرے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی کرنے والا ہوگا اگر ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا۔ تو بالکل ممکن ہے۔ ایک وقت تمہیں تلوار کی دھار پر چلنا پڑے۔ ایک طرف تو میری اطاعت کے متعلق ذرا سی خلش بیعت سے خارج کر دینے والی ہوگی۔ اور دوسری طرف ذرا سا عدوان جو حکومت کی اطاعت سے برگشتہ کر دے۔ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے منحرف کر دے گا۔ ان دونوں حدود کے اندر رہتے ہوئے تمہیں ہر ایک قسم کی قربانی کرنی ہوگی۔ اور سلسلہ کے وقار کو قائم کرنے کے لئے ہر ایک جدوجہد کرنی پڑے گی۔"

حکومت کی اطاعت میں شک کرنا بھی جائز نہیں

اس کے علاوہ حضور نے خطبات میں اور بھی متعدد مواقع پر حکومت کی اطاعت اور قانون کی پابندی کو جماعت احمدیہ کے لئے نہائت ضروری بتایا ہے۔ اور اس طرح آپ نے جماعت احمدیہ کو اس بات سے اچھی طرح آگاہ فرما دیا ہے۔ کہ خواہ حالات کیسے ہی اشتعال انگیز کیوں نہ ہوں پھر بھی حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری لازمی اور ضروری ہے اور اس بارے میں شک کرنے والا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی کرنے والا ہوگا۔ اور خواہ کیسی ہی پُر زور جدوجہد کرنی پڑے۔ وہ حکومت کے قانون کی حد کے اندر ہونی چاہیئے۔ جو شخص اس حد سے آگے بڑھے گا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقطع ہو جائے گا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتا ہے۔ آپ کو خدا تعالےٰ کا سچا اور راستباز انسان سمجھتا ہے۔ آپ کی غلامی میں داخل ہونا اپنی نجات کا باعث خیال کرتا ہے۔ اور آپ کے دامن سے وابستہ رہنے کے لئے ہر قسم کے مصائب اور تکالیف برداشت کرتا۔ اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنا اپنے لئے سعادت یقین کرتا ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ اور جس کا ارتکاب اسلام کی تعلیم کے خلاف قرار دیا ہے۔ پس جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکومت کی اطاعت کرنا ہر احمدی کے لئے مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے موجودہ حالات میں جبکہ ہو سکتا تھا۔ کہ نہایت ہی رنج افزا واقعات سے کسی کے پاؤں کو لغزش ہو جاتی۔ اسے کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ کوئی احمدی اس کی خلاف ورزی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی کرنے کا وبال اپنے سر لے۔

مخالفین کی عیاری اور دھوکہ دہی

لیکن حیرت ہے۔ کہ ہمارے مخالفین جوشِ عناد میں اس قدر اندھے ہو رہے ہیں۔ کہ ایک طرف تو وہ یہ اعتراف کرتے ہیں۔ کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے ان پیروؤں کے لئے جو حکومت انگریزی کی رعایا ہیں۔ انگریزی حکومت کی اطاعت فرض قرار دی ہے۔ اور دوسری طرف نہائت عیاری اور دھوکہ دہی سے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے حکومت انگریزی کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا ہے۔ چنانچہ احراری فتنہ پردازوں کے بہت بڑے حامی اخبار "احسان" نے اپنے ۹۔ نومبر کے پرچہ میں جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نئے مذہب کا سنگِ بنیاد اس عقیدہ پر قائم کیا تھا۔ کہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے آخری ٹکڑے کی تفسیر کے تحت میں ہندوستان کی نو قائم شدہ انگریزی حکومت اور اس کے ارباب کار بھی آتے ہیں۔ اور قادیانیت کے پیروؤں پر مذہبی حیثیت سے حکومت انگلشیہ کے حکام کی اطاعت فرض اور واجب کا درجہ رکھتی ہے۔" وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسی خطبۂ جمعہ کے متعلق جس کا حکومت انگریزی کی اطاعت کے متعلق اقتباس اوپر پیش کیا گیا ہے۔ یہ غلط بیانی کی ہے۔ کہ اس میں کہا گیا ہے۔ "احمدی اس حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیں گے۔" اور یہ کہ "آئندہ قادیانی لوگ حکومت کی وفاداری کے سبق کو بالائے طاق رکھ کر انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے لگیں گے۔"

اخبار "احسان" کی دیدہ دانستہ غلط بیانی

ایک معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جس خطبہ میں یہ بتایا گیا ہو۔ کہ حکومت کی اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی کا مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ اور جس میں یہ کہا گیا ہو۔ کہ اس بارے میں اگر کسی کو شبہ بھی پیدا ہو۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی کرنے والا ہوگا۔

اسی میں حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے اور اس کی وفاداری کو بالائے طاق رکھ کر اس کے خلاف جہاد کرنے کے لئے کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے۔ کہ ایک طرف تو جماعت احمدیہ حکومت کی اطاعت کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ کو بھی جائز قرار نہ دے۔ اور دوسری طرف علم بغاوت بلند کر سکے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو اخبار "احسان" کو اپنی اس غلط بیانی پر شرمانا چاہیئے۔ جو اس نے دیدہ دانستہ کی ہے اور جس کی بناء اس نے اس خطبہ جمعہ پر رکھی ہے۔ جس میں حکومت کی اطاعت جماعت احمدیہ کا دینی اور مذہبی فرض قرار دیا گیا ہے۔

غلط بیانی کی وجہ

دراصل وہ لوگ جن کی نمائندگی کا "احسان" دم بھرتا ہے۔ چونکہ انگریزی حکومت کے سخت دشمن ہیں۔ اور ان کی دلی خواہش ہے۔ کہ اسے درہم برہم کر دیں۔ جیسا کہ ان کے سابقہ رویہ سے ثابت ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کو بدنام کرنے کے لئے اور اس کے وقار کو نقصان پہنچانے کے لئے یہ ظاہر کریں۔ کہ جماعت احمدیہ جو انگریزی حکومت کی اطاعت اپنا مذہبی فرض سمجھتی چلی آ رہی ہے۔ وہ بھی اس کی اطاعت سے منحرف ہو رہی ہے۔ اور جبکہ وہ ایسا کر رہی ہے۔ تو اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ دوسرے لوگ جن میں احراری کہلانے والے سب سے پیش پیش ہیں۔ حکومت کو الٹ دینے اور اس کے خلاف بغاوت کرنے کے منصوبے کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حکومت کی اطاعت کرنا کبھی اپنا مذہبی فرض سمجھا ہی نہیں۔ بلکہ بامر مجبوری اس کی اطاعت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ "احسان" نے اس بات کا ذکر دبے الفاظ میں یوں کیا ہے۔

"ہم زاویہ نگاہ کی اس تبدیلی اور عقیدہ کی اس تبدیلی پر مرزا بشیر الدین محمود کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ آخر انہیں بھی اس امر کا احساس ہوا۔ کہ وطنی تحریکات جو وقتاً فوقتاً یہاں کے باشندے ہندوؤں اور مسلمانوں نے شروع کیں۔ اور جن کی مخالفت پر مرزا محمود اور ان کی جماعت کمر بستہ رہی۔ اپنے اندر جواز کے پہلو بھی رکھتی تھیں"۔

جماعت احمدیہ کا زاویۂ نگاہ

"احسان" نے بناء فاسد علی الفاسد رکھ کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ وہ تحریکیں جو اس وقت تک حکومت کو الٹنے کے لئے کی گئیں جن میں احراری بھی برابر کے شریک رہے۔ اور جن کی مخالفت میں جماعت احمدیہ کمربستہ رہی۔ ان کے متعلق جماعت احمدیہ نے بھی اپنے زاویہ نگاہ میں یہ تبدیلی کر لی ہے۔ کہ وہ اپنے اندر جواز کا پہلو رکھتی ہیں۔ مگر ہم بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ اس کی محض خوش فہمی ہے۔ ہم ہر اس بے انصافی کے خلاف نہایت زور کے ساتھ آواز بلند کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جو حکومت کا کوئی افسر ہمارے ساتھ کرے۔ اور اس کا انسداد کرانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن آئینی طریق سے۔ حکومت کے قوانین کے اندر رہ کر۔ اور اس کے ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے۔ اور ہم اب بھی ہر اس تحریک کی مخالفت کرنے کے لئے حسب سابق کمربستہ ہیں۔ جو حکومت کے قوانین کو توڑنے والی۔ حکومت کے نظام کو درہم برہم کرنے والی۔ اور ملک میں بدنظمی اور بدامنی پیدا کرنے والی ہو۔ ہمارے اس زاویہ نگاہ میں ایک ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ زاویہ نگاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے کلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات سے بتایا ہے۔ ایسی حالت میں کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے متعلق بعض حکام کے قابل مذمت اور خلاف انصاف رویہ کی وجہ سے اسے بدل دیں۔

قانون شکنی کے خلاف جماعت احمدیہ اب بھی کمربستہ ہے

پس احراریوں کو یا کسی ایسی ہی دوسری پارٹی کو جس کا یہ مقصد اور مدعا ہے۔ کہ حکومت کے خیر خواہوں اور وفاداروں کو اس سے برگشتہ کر دے۔ تاکہ پھر جو چاہے کر سکے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے وہ افراد جو حکومت انگریزی کی رعایا ہیں۔ ہر ایسے موقع پر جبکہ ملک میں قانون اور امن قائم رکھنے کی ضرورت پیش آئے۔ کمربستہ ہوں گے۔ اور اس میں ذرا بھی پس و پیش نہ کریں گے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دوسرے خطبہ جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"میں اس امر کے آثار دیکھتا ہوں۔ کہ حکومت کو جلد وفادار جماعتوں کی امداد کی پھر ضرورت پیش آئے گی۔ میں یہ کسی الہام کی بناء پر نہیں کہتا۔ بلکہ زمانہ کے حالات کو دیکھ کر عقل کی بناء پر کہتا ہوں۔ میں نے کانگرس کی تحریک کو خوب غور سے دیکھا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اب کانگرس ایک ایسی سکیم تیار کر رہی ہے۔ جس سے گو بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ میدان سے ہٹ گئی ہے۔ مگر عنقریب وہ گورنمنٹ کو ایسی مشکلات میں ڈال دے گی۔ جس کے لئے پھر اسے وفاداروں کی ضرورت محسوس ہو گی۔ اور ہم پھر اپنے جھگڑے کو ایک طرف رکھ کر اس کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں گے"۔

پس جہاں ہم اپنا یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت کے جو افسر عاقبت نااندیشی یا کسی بغض و کینہ کی وجہ سے ہمارے ستحق خلاف انصاف رویہ اختیار کریں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی رنگ میں ہتک کے مرتکب ہوں۔ ان کے خلاف پُرزور آواز اٹھائیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک ان کی پیدا کردہ مشکلات اور تکالیف کو دور نہ کر لیں۔ خواہ اس کے لئے ہمیں جانی اور مالی کس قدر ہی قربانیاں کرنی پڑیں۔ وہاں ہم اپنا یہ بھی فرض سمجھتے ہیں۔ کہ نہ خود کوئی خلاف آئین فعل کریں۔ اور نہ اس بارے میں کسی اور کے ممد و معاون بنیں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ خلافِ آئین تحریکات کے روکنے میں حکومت کی امداد کریں۔ چونکہ احراری سوائے اس کے کچھ جانتے ہی نہیں۔ کہ جب انہیں کوئی شکایت پیدا ہو۔ تو وہ حکومت کو الٹ دینے اور قانون شکنی کرنے کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ پھر خواہ اس میں ناکام و نامراد ہی رہیں۔ اس لئے وہ خوش ہو رہے ہیں۔ کہ انہوں نے بعض غدار اور فرض ناشناس سرکاری حکام کے سہارے اور امداد سے احمدیوں کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ وہ بھی قانون شکنی کرنے اور حکومت کو تہ و بالا کر دینے میں ان کے ہمنوا بن جائیں گے۔ مگر یہ بالکل جھوٹی خوشی ہے جس طریق عمل کو جماعت احمدیہ مذہباً جائز نہیں سمجھتی۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف یقین کرتی ہے۔ اسے عمل میں لانے کی اس سے قطعاً توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔

شرفاء کی نگاہ میں "زمیندار" کی قیمت

وہ اخبار "زمیندار" جس نے اپنے ایک دن کے لئے بھی بند ہو جانے کو احمدیت یعنے حقیقی اسلام کے مقابلہ میں اپنے "اسلام" کی شکست قرار دیا تھا۔ ۱۵-۲۰ دن بند رہنے کے بعد دربدر کی بھیک مانگنے اور دربدر دریوزہ گری کرنے کے بعد یہ واویلا کرتا ہوا شائع ہوا۔ کہ "زمیندار کی ناؤ منجدھار میں" اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ نہ صرف آٹھ کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ ہے۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی زبان ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جو اپنی فطرتی مجبوری کیوجہ سے فتنہ و فساد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور جن کا بہت بڑا حصہ عوام کالانعام کہلانے کا مستحق ہے لکھے پڑھے اور سمجھدار لوگ "زمیندار" کو مونہہ لگانے کے بھی روادار نہیں۔ اور یہ بات "زمیندار" کے اپنے تازہ بیانات سے ثابت ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ تین ہزار کی ضمانت داخل کر دینے کے بعد جس کے متعلق اس کا بیان ہے۔ کہ ہر جگہ کاسہ گدائی پھرانے کے باوجود قرض دام کر کے مہیا کی گئی ہے۔ اس نے لاہور کے جس پریس سے بھی اخبار کے چھاپنے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ سے تین مطالبے

متحد ہو جاؤ چندے باقاعدہ ادا کرو اور خدمت دین کیلئے نام پیش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر کا فی الحال وہ حصہ درج کیا جاتا ہے جس میں حضور نے جماعت احمدیہ کو احراریوں کی فتنہ انگیزیوں کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اس بارے میں چند اہم نصائح فرمائی ہیں۔ (ایڈیٹر)

اس وقت ہماری جماعت کے خلاف

مذہبی اور سیاسی جماعتوں کا اجتماع

ہو رہا ہے۔ اور چونکہ ہمارے خلاف صرف ایک مذہب کے ہی لوگ نہیں۔ بلکہ تمام مذاہب کے لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ اس لئے ہر شخص کسی نہ کسی رنگ میں ہمیں تکلیف دینا چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک مقدمہ کے دوران میں آریوں کی ایک انجمن نے آریہ مجسٹریٹ سے کہا کہ انہیں ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ اس قسم کی مذہبی انجمنیں ہمارے خلاف بھی ہیں اور چونکہ ہمارے ضلع میں ہندوستانی عملہ اکٹھا ہو گیا ہے۔ اس لئے مذہبی طور پر بھی اس کے ایک حصہ پر دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ہماری جماعت کی مخالفت کرے۔ اور یہ خیال کرے کہ اس موقع پر احمدیہ جماعت کو نقصان پہنچانا مذہباً ایک نیک کام ہوگا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ کی موجودہ دخل اندازی بھی

احراری دخل اندازی

سے وابستہ ہے۔ اور بغیر جاننے کے حکومت ان افسروں کی رائے سے متاثر ہوتی ہے۔ جو موجودہ احراری فتنہ میں دل سے احراریوں کے طرفدار اور ہمارے مخالف ہیں۔ پس درحقیقت یہ ساری تکالیف خواہ حکومت کی طرف سے ہوں۔ خواہ رعایا کی طرف سے

ایک ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں

ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم نہایت ہوشیاری سے ان کا مقابلہ کریں۔ اور اسی لئے میں نے اللہ تعالےٰ سے متواتر دعا کرتے ہوئے اور اس کی طرف سے مبشر رویا حاصل کرتے ہوئے ایک سکیم تیار کی ہے جس کو میں انشاء اللہ آئندہ جمعہ سے بیان کرنا شروع کروں گا۔ میں نے ایکدن خاص طور پر دعا کی تو میں نے دیکھا۔ کہ چودہری ظفر اللہ خاں صاحب آئے ہیں (وہ اس وقت تک انگلستان سے واپس نہیں آئے تھے) اور میں قادیان سے باہر پرانی سڑک پر ان سے ملا ہوں وہ ملتے ہی پہلے مجھ سے بغلگیر ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نہایت جوش سے انہوں نے میرے کندھوں اور سینہ کے اوپر کے حصہ پر بوسے دینے شروع کئے ہیں۔ اور نہایت رقت کی حالت ان پر طاری ہے۔ اور وہ بوسے بھی دیتے جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میرے آقا میرا جسم اور روح آپ پر قربان ہوں۔ کیا آپنے خاص میری ذات سے قربانی چاہی ہے۔ یا کہا کہ خاص میری ذاتی قربانی چاہی ہے اور میں نے دیکھا۔ کہ ان کے چہرہ پر

اخلاص اور رنج

دونوں قسم کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ اول تو اس میں چوہدری صاحب کے اخلاص کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ کیا ہے۔ کہ انشاء اللہ جس قربانی کا ان سے مطالبہ کیا گیا۔ خواہ کوئی ہی حالات ہوں۔ وہ اس قربانی سے دریغ نہیں کرینگے دوسرے یہ کہ ظفر اللہ خاں سے مراد

اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنیوالی فتح

ہے۔ اور ذات سے قربانی کی اپیل سے متیٰ نصر اللہ کی آیت مراد ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے اپیل کی گئی تو وہ آگئی اور سینہ اور کندھوں کو بوسہ دینے سے مراد علم اور یقین کی زیادتی اور طاقت کی زیادتی ہے۔ اور آقا کے لفظ سے یہ مراد ہے۔ کہ

فتح و ظفر مومن کے غلام ہوتے ہیں

اور اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اور جسم اور روح کی قربانی سے مراد جسمانی قربانیاں اور دعاؤں کے ذریعہ سے نصرت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے بندوں اور اس کے فرشتوں کی طرف سے ہمیں حاصل ہوگی۔ عجیب بات ہے کہ رویا میں میں نے چوہدری صاحب کو جس لباس میں دیکھا تھا۔ ان کے آنے پر ویسا ہی لباس ان کے جسم پر تھا۔ گو عام طور پر ان کا لباس اور طرح کا ہوتا ہے۔ پھر دوسرے دن میں نے دعا کی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب آئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اہل و عیال قادیان میں رہتے ہیں۔ مگر آج کل وہ باہر ملازمت پر ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ جب وہ آئے تو میں نہایت محبت سے ان سے ملا ہوں۔ اور میں کہتا ہوں آپ کے خلاف کسی نے شکایت کی تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ جھوٹی ہے۔

فضل کریم سے مراد

بھی یہی ہے کہ خدا کہتا ہے کہ سب قسم کے کرم یعنی عزتیں تو میرے قبضہ میں ہیں۔ کون آپ کو ذلیل کر سکتا ہے جبکہ میرا فضل ساتھ ہو۔ اور شکایتیں جھوٹی ہونے سے یہ مراد ہے کہ یہ جو لوگوں نے خیال کیا۔ کہ گویا خدا تعالیٰ ہم سے غداری کریگا۔ اور دشمن کا حملہ کامیاب ہوگا۔ یہ سب جھوٹ ہے کہ

ہمارا خدا وفادار خدا ہے

اس کے خلاف سب الزام جھوٹے ہیں

(اب خطبہ کو درست کرتے ہوئے میں دو اور بشارتوں کو درج کر دیتا ہوں۔ ایک تو کشف ہے۔ اور ایک خواب۔ میں جمعہ کے بعد رات کو بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اور غالباً نصف شب کے بعد کا وقت تھا۔ کمزوری اور کمر درد کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں جاگ رہا تھا۔ کہ جاگتے ہوئے میں نے یہ نظارہ دیکھا۔ کہ میری کوئی بیوی والدہ ناصر احمد یا والدہ طاہر احمد۔ غالباً والدہ ناصر احمد ہیں۔ کسی شخص نے اگر دستک دی ہے۔ انہوں نے دریافت حال کیا۔ تو اس شخص نے ایک چیز انہیں دی۔ کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب نے بھجوائی ہے۔ انہوں نے لاکر مجھے دی۔ کہ

غلام نبی صاحب

گلکار (جو کشمیر کی جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں) یہ

قدرتی برف

لائے ہیں۔ کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب نے دی ہے۔ وہ برف ایک سفید تولئے میں لپٹی ہوئی ہے۔ اور دو سیر کے قریب ہے۔ اور اس کی شکل ایک

بڑی اینٹ کے مشابہ

ہے۔ میں کشف کی حالت میں اس برف کو پکڑتا ہوں۔ اور حیران ہوتا ہوں۔ کہ اتنی دور سے آتی برف کس طرح محفوظ پہنچ گئی۔ تولیہ بھی بالکل خشک ہے۔ اور اس میں برف پگھلنے کی وجہ سے نمی تک نہیں آئی۔ اس کے بعد یکدم حالت بدل گئی۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کشف کی تعبیر یہ ہے۔ کہ ہمارے قلوب کو اللہ تعالےٰ کسی اپنے پیارے بندے کی قربانی کو قبول کرتے ہوئے ٹھنڈک پہنچائے گا۔ ولی اللہ کا بھیجنا غلام نبی کا لانا۔ رشیدہ بیگم (جو میری بڑی بیوی کا نام ہے) کا پکڑنا اور محمود کے ہاتھ میں دینا ایک عجیب

پُر معنی سلسلہ

ہے۔ جس کی تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں۔ قدرتی برف سے یہ مراد ہے۔ کہ یہ سامان تسکین کے غیب سے پیدا ہوں گے اور اس کا نہ پگھلنا بتاتا ہے۔ کہ تسکین مستقل ہوگی اور عارضی نہ ہوگی۔

اسی طرح آج میں نے دیکھا۔ کہ ایک دعوت کا سامان ہو رہا ہے۔ اور اس کے لئے برتن صاف کر کے میری ایک بیوی ترتیب سے رکھوا رہی ہیں۔ ان برتنوں میں میں نے نہایت

نفیس اور خوبصورت رنگوں والا شیشہ کا سامان

دیکھا۔ کچھ پیالے ہیں۔ کچھ صراحیاں اور کچھ گلاس سب نہایت ہی اعلےٰ قسم کے ہیں۔ ایسے کہ ان کی طرح کا اور انکی قیمت کا کوئی سامان ہمارے ہاں موجود نہیں۔ میں اس وقت وضو کر کے غالباً نماز کے لئے کمرہ میں داخل ہو رہا ہوں۔ انہیں دیکھ کر ان کی خوشنمائی کا مجھ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا ہے۔ کہ فلاں قسم کے رنگوں کے برتن جو ہمارے ہاں پہلے سے موجود تھے۔ ان کو بھی بیچ میں رکھدو۔ تو یہ رنگ زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے۔ یہ رویا بھی خوشی اور کامیابی پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر اور بہت سے لوگوں کو بھی مبشر رویا ہو رہی ہیں)

بہر حال ترقیات اور

کامیابیوں کی بشارتیں

ہمیں ملی ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاصل ہو کر رہیں گی۔ لیکن ان کے حصول کے لئے حسب سنت اللہ ہمیں قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور حسب احکام شریعت کچھ تدابیر اختیار کرنے کی بھی۔ لیکن میں نے پورے غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں بالعموم جبری اور لازمی نہ ہوں۔ بلکہ اختیاری ہوں۔ تاکہ ہر شخص اپنے حالات اور اخلاص کے مطابق کام کر سکے۔

میرا ارادہ

ہے۔ کہ اس سکیم کو پیش کرتے ہوئے میں اپنی جماعت سے والنٹیرز طلب کروں گا۔ اور ان لوگوں کو بلاؤں گا۔ جو خوشی سے اس تحریک میں شامل ہوں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس کے نتیجہ میں ممکن ہے بعض لوگ جو کام کے قابل ہوں۔ شامل نہ ہوں۔ مگر جو شخص اپنے اندر کام کی طاقت رکھتے ہوئے شامل نہیں ہوگا۔ وہ

خدا تعالےٰ کے حضور جوابدہ

ہوگا۔ اور اس کا یہ عذر ہرگز سنا نہیں جائے گا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہونا اپنی مرضی پر موقوف رکھا گیا تھا۔ کیونکہ گو اس میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائیگا۔ ہاں جو شخص نیک نیتی سے یہ سمجھے۔ کہ اس کے حالات مساعدت نہیں کرتے۔ وہ اس سے مستثنیٰ سمجھا جائیگا۔ مگر ایک بات میں آج ہی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ کثرت سے مجھے تاریں اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جو جماعتوں کی طرف سے بھی ہیں۔ اور افراد جماعت کی طرف سے بھی۔ جن میں دوستوں نے اپنے آپ کو خدمت سلسلہ کے لئے پیش کیا ہے۔ اور اپنے مال اور اپنی جان دینے کا اقرار کیا ہے۔ اور بعض نے تو ایسی

لطیف سکیمیں

بطور مشورہ اپنے خطوط میں بیان کی ہیں۔ کہ گویا میری سکیم کے بعض ٹکڑے انہوں نے بیان کر دیئے ہیں۔ بہر حال جماعت کے ہزارہا آدمی ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے۔ کہ وہ بغیر کسی عذر کے بغیر ایک لفظ بھی اپنے مونہہ سے نکالنے کے اس بات پر تیار ہیں۔ کہ ان سے سلسلہ کا جو کام بھی لیا جائے۔ لے لیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہو۔ میری اس تحریک پر آگے آ جائے گا۔ اور وہ شخص جو

خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز

پر کان نہیں دھریگا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔ پس بے شک اس قدر لوگوں کا سکیم کے معلوم ہونے سے پہلے ہی اپنے آپ کو پیش کر دینا ایک مبارک بات ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا صرف مونہہ کے دعوے سے خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔ بڑی قربانی کی امید بھی ہو سکتی ہے۔ جب اس سے پہلے بعض چھوٹی قربانیاں انسان کر چکا ہو۔ پس میں یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ مجھے کسطرح یقین ہو۔ کہ آپ لوگ اس بڑی قربانی کے لئے تیار ہوں گے۔ جبکہ جماعت کا ایک بڑا حصہ باوجود بار بار توجہ دلانے کے چندوں میں بھی سست ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے پاس آئے۔ اور کہے میں دس روپے دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن تقاضا پر ایک پیسہ بھی نہ دے۔ تو کسطرح سمجھا جائے۔ کہ اس نے سچا وعدہ کیا۔ پس میں صرف آپ لوگوں کے وعدوں کو نہیں دیکھنا چاہتا۔ بلکہ میں آپ لوگوں کی

قربانی کا حقیقی ثبوت

دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں پہلے یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لئے بھی تیار ہیں۔ یا نہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ میں وہ سکیم چھپالوں گا۔ میں جسقدر باتیں تمہید میں کہنا چاہتا تھا وہ ختم کر چکا۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے اگلی دفعہ وہ سکیم بیان کرنی شروع کر دوں گا۔ مگر مجھے پوری تسلی تب ہوگی جب مجھے یہ یقین ہو جائے۔ کہ ادنےٰ قربانی جسکا آپ سے سلسلہ دیر سے مطالبہ کر رہا ہے۔ اسے آپنے پورا کر دیا۔ گذشتہ سال چندوں میں

اسی ہزار کی کمی

تھی۔ اور اس سال بھی بار بجائے کم ہونے کے بڑھ رہا ہے پس جبکہ جماعت کے بعض افراد ماہواری چندہ بھی نہیں ادا کرتے اور اس معمولی قربانی کے کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ تو میں کس طرح سمجھ لوں۔ کہ وہ بڑی قربانی پر آمادہ ہیں۔ مجھے چندوں کی ادائگی کا نام قربانی رکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مگر اسے قربانی ہی فرض کر لیا جائے۔ تب بھی ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب ہم

ادنےٰ قربانیوں سے دریغ

کریں گے۔ تو اعلےٰ قربانیوں کے کرنے کا حوصلہ ہمیں کسطرح ہوگا مونہہ کی باتیں انسان کو کبھی کامیاب نہیں کیا کرتیں۔ احراریوں کو دیکھ لو۔

مونہہ کی لاف وگزاف

میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ہر اختلاف پر حکومت کو دھمکی دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کیا حکومت کو معلوم نہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم

گورنمنٹ کا تختہ

الٹ کر رکھ دیں گے وہ بارہا ایسے دعوے شائع کر چکے ہیں لیکن شور مچا کر بیٹھ جایا کرتے ہیں اور آج تک انہوں نے گورنمنٹ کا تختہ الٹ کر کبھی نہ دکھایا۔

تحریک کشمیر

کے وقت انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کیا گورنمنٹ جانتی ہے ہم کون ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اگر ذرا اٹھے تو بتا دیں گے مگر کیا کچھ بھی نہ اور معافیاں مانگ کر واپس آ گئے۔ میکلگن کالج کے جھگڑے کے وقت بھی اسی طرح کیا۔ ان کی مثال وہی ہے جو

ہندو بنیوں کی لڑائی

کرتے وقت ہوتی ہے۔ میں نے خود اس قسم کی لڑائی دیکھی ہے ایک شخص دوسرے سے کہتا تھا کہ گالی دے۔ تو میں تجھے بتاؤں گا۔ اور جب وہ گالی دیتا تو یہ تولنے کا باٹ اٹھا کر کہتا۔ اب کے گالی دے تو میں تیرا سر پھوڑ دونگا۔ چند منٹ انہی الفاظ کا تکرار رہتا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد پہلا شخص کوئی اور گالی دے دیتا۔ تو یہ پھر اچھل کر کہتا۔ کہ اب کے گالی دے تو تجھے بتلاؤں۔ میں نے جب یہ لڑائی دیکھی۔ اس وقت میں بچہ تھا۔

پانچ چھ سال کی عمر

ہوگی۔ میں حیرت سے یہ تماشا دیکھنے لگا۔ اور میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا کہ یہ جلدی کیوں نہیں کرتا۔ اگر اس نے مارنا ہے تو مار کر اس کا سر کیوں نہیں پھوڑتا۔ مگر ایک ادھر سے کودتا اور دوسرا ادھر سے پھدکتا۔ نہ یہ مارتا اور نہ وہ گالی دینے سے رکتا۔

احرار اور گورنمنٹ کی لڑائی

بالکل اسی قسم کی ہے۔ گورنمنٹ کچھ کہتی ہے تو یہ پھدکتے ہوئے اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تم کو پتہ نہیں۔ ہم مسلمان ہیں ہم تمہارا تختہ الٹ کر رکھ دیں گے۔ کئی سال سے ہم یہی سنتے چلے آئے۔ مگر عملی رنگ میں ان میں سے کسی نے کچھ کر کے نہ دکھایا۔ صرف اس وقت انہیں خوشی محسوس ہوتی ہے جب ان میں سے کوئی شخص کسی ہندو کو مار دیتا ہے۔ حالانکہ ہم ان سے زیادہ

دین کے لئے غیرت

رکھتے ہیں۔ مگر ہم اس بات کو نہایت برا سمجھتے ہیں۔ کہ ایک

نہتے اور غافل شخص پر خنجر

اٹھا کر اسے قتل کر دیا جائے اگر اپنی جان کی قربانی بھی کرنی ہو تو کسی طاقتور کا مقابلہ کر کے جان کی قربانی کرنی چاہیئے مگر احراری اور ان کے ساتھی ایسا نہیں کرتے۔ یہاں قادیان کے قریب آئے تو یہی دھمکیاں دیتے رہے۔ کہ پولیس کا چاروں طرف پہرہ ہے۔ اگر آٹھ گھنٹے کے لئے گورنمنٹ ہمیں کھلا چھوڑ دے۔ تو ہم دیکھ لیں۔ کہ یہ احمدی اور ان کا قادیان کہاں رہتا ہے۔ مگر

مولوی ظفر علی صاحب

جب ایک دفعہ بٹالہ میں آئے اور وہاں بعض احمدی پہنچ گئے۔ تو انہوں نے یہ شور مچا دیا کہ احمدی لٹھ لے کر ہمیں مارنے آ گئے ہیں۔ اگر کوئی طاقت تھی تو اسی جگہ کیوں نہ احمدیوں کے ساتھ مقابلہ کر لیا۔ مگر دراصل ان لڑنے والے بنیوں کی طرح ان کی یہ عادت ہے۔ کہ ہر موقعہ پر

جھوٹی شیخیاں

بگھارتے ہیں۔ مگر ہم کبھی غلط دھمکیاں نہیں دیا کرتے ہم

جھوٹے دعوے

نہیں کیا کرتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم گورنمنٹ کا تختہ الٹ دیں گے۔ کیونکہ ہمارا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا اور اگر مذہب اجازت بھی دیتا ہو۔ تو چونکہ ہمارے اندر طاقت نہیں۔ اس لئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم حکومت کا تختہ الٹ دیں گے۔ پس نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی قانون شکنی کرتے ہیں۔ ہاں بارہ مہینے بے کار بیٹھے رہنے کے بھی ہم عادی نہیں۔ ہم تو گورنمنٹ سے اس معاملہ میں کسی

خاص میعاد کا تعین

نہیں کرتے اور نہ ہی احراریوں سے مقابلہ کی کوئی میعاد مقرر کر سکتے ہیں۔ اگر ایک سال نہیں۔ دو سال نہیں۔ دس سال نہیں۔ سو سال نہیں۔ ہزار سال بھی ہمارا اس مقابلہ میں لگ جائے۔ تو ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر فرض کرو ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تو

ہماری آئندہ نسل کا فرض

ہے۔ کہ وہ اس سوال کو اٹھائے اور اگر وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ تو اس سے آئندہ آنے والی نسل کا فرض ہے کہ اس سبق کو بھولے نہیں بلکہ یاد رکھے اور اگر کوئی نسل اس عہد کو فراموش کرتی ہے تو وہ ہماری نسل نہیں کہلا سکتی۔ ہم کسی خاص وقت کے قائل نہیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ جب

خدا تعالیٰ کا منشاء

ہوگا۔ وہ اس کام کو پورا کرے گا۔ اور اگر ہمارے سو سال بھی اس کام میں لگ جاتے ہیں تو ہمارا اس میں کیا حرج ہے ہم نے

سلسلہ کی خدمت

کرنی ہے اور خادم کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کہ اس کے کام کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ خدمت کرتا ہے اور کبھی خدمت کرنے سے گھبراتا نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچپن کا واقعہ

ہے۔ ایک غیر احمدی جو اب فوت ہو چکا ہے اس نے سنایا۔ کہ حضرت صاحب جب بچہ تھے۔ گاؤں سے باہر شکار کے لئے گئے اور شکار کے لئے پھندا تیار کرنے لگے۔ پھر اس خیال سے کہ کھانا کھانے کے لئے گھر نہیں جا سکینگے۔ ایک دھیلہ ایک بکری چرانے والے کو دیا۔ کہ جا کر چنے بھنوا لاؤ (اس زمانہ میں روپیہ کی بہت قیمت تھی۔ اور کوڑیوں سے بھی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی) اور اس سے وعدہ کیا کہ میں اتنی دیر تمہاری

بکریوں کا خیال

رکھوں گا۔ وہ شخص جا کر کسی کام میں لگ گیا۔ اور وہ واپس نہ آیا ایک دوسرے شخص نے دیکھ کر کہا کہ آپ اس قدر دیر سے انتظار کر رہے ہیں میں جا کر اسے بھیجوں اور یہ شخص جا کر اس لڑکے کو تلاش کرتا رہا۔ اور کہیں شام کے قریب اسے جا ڈھونڈا۔ اور آپ شام تک بکریاں چرایا کئے اور اپنے وعدہ پر قائم رہے۔ جب وہ آیا تو آپ اس پر ناراض بھی نہ ہوئے۔ یہ اخلاق ہیں۔ جو جیتنے والوں میں ہوتے ہیں۔ نہ یہ کہ عمر آخر ہونے کو آئی ہے اور

ہر کام میں سستی

ہر کام میں غفلت کوئی ہوشیار کرے تو ہوشیار ہوں ورنہ پھر غفلت کی حالت میں چلے جائیں۔ مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے آخر تک نباہتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال اصل چیز ہے اور استقلال کے یہ معنی ہیں کہ

قربانیوں پر مداومت

اختیار کی جائے مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس سے کب یہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ آئندہ کی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکیگا۔ پس میں جماعتوں اور افراد جماعت کی ان تاروں اور خطوط پر اعتماد کرتے ہوئے۔ جن میں انہوں نے سلسلہ کے لئے

اپنی جانیں اور اپنے اموال

قربان کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے

چندوں میں بقائے

ہیں وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کرے۔ اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے آئندہ کے لئے چندوں میں باقاعدگی اختیار کرینگی میں سمجھونگا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا اور

آئندہ کی جدوجہد

میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گی تو ان کا اقرار قابل اعتبار نہیں سمجھا جائے گا۔

دوسرا مطالبہ

میں اپنی جماعت سے یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ جب جنگ ہو رہی ہو۔ اس وقت بغیر اس کے کہ

بنیانٌ مرصوص

ہو کر لڑائی کی جائے۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ گویا فتح کی یہ علامت خدا تعالےٰ نے مقرر کی ہے۔ کہ دشمن کے مقابلہ میں مومن پہلو بہ پہلو کھڑے ہوں۔ اور ایک ایسی دیوار کی طرح ہوں۔ جس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔ کوئی ایسا شگاف نہ ہو۔ جو نظر آسکے۔ اور کوئی سوراخ ایسا نہ ہو۔ جو دکھائی دے سکے۔ یہ فاتح قوم کی علامت ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے بتائی ہے۔ اس کے مطابق ہماری جماعت میں جب تک وہ

اتفاق و اتحاد

پیدا نہ ہو۔ جو فتح کی ضمانت ہوتا ہے۔ اس وقت تک میں کس طرح اعتبار کر سکتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اس لڑائی میں جو ہمارے سامنے ہے۔ کوئی نمایاں کام کر سکینگے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت کے بعض اچھے اچھے لوگ ذراسی بات پر لڑ پڑتے ہیں۔ اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہم انجمن میں چندہ نہیں دینگے۔ بلکہ براہ راست بھیجیں گے۔ میں انہیں منافق نہیں کہتا۔ وہ مخلص ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدمات سے گریز نہیں کرتے۔ مگر باوجود اس کے ذراسی بات پر آپس میں تفرقہ پیدا کر لیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک ہر شخص کا کندھا دوسرے شخص کے کندھے سے ملا ہوا نہ ہو۔ اور وہ ایک ایسی دیوار کی طرح نہ ہوں جس میں سیسہ پگھلایا گیا ہو۔ اس وقت تک

دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی

نہیں ہو سکتی۔ پس کامل مومن کی یہ علامت ہے۔ کہ وہ کامل طور پر اپنے بھائیوں سے متحد ہوتا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ لڑائی اور جنگ کے موقعہ پر اس کے اندر کوئی رخنہ اور سوراخ نہیں ہوتا۔ آج ایک طرف احراری ہماری جماعت کے مخالف ہیں۔ دوسری طرف جو احراری نہیں وہ بھی ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ سکھ اور ہندو بھی ان کے ساتھ شامل ہیں۔ پس جبکہ مختلف مذاہب ہماری

مخالفت میں متحد

ہو رہے ہیں۔ تو میں اپنی جماعت میں یہ نمونہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ بنیانٌ مرصوص ہو۔ کچھ عرصہ گذرا غالباً سال یا دو سال ہوئے کہ میں نے ایک خطبہ میں بتلایا تھا۔ کہ تمہاری

آپس کی رنجشیں اور لڑائیاں

خلاف اسلام ہیں۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تم جاؤ۔ اور ان لوگوں سے بغلگیر ہو جاؤ۔ جن سے تم ناراض ہو۔ بلکہ جو شخص سمجھتا ہے۔ کہ وہ مظلوم ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ پہلے جائے۔ اور اپنے

ظالم بھائی سے معافی

طلب کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ شخص جو صلح کے لئے ابتدا کرتا ہے۔ وہ جنت میں پانچسو سال پہلے داخل ہوتا ہے۔ پس کتنی غفلت ہوگی۔ اگر ایک شخص مظلوم بھی ہو۔ اور ظالم اس سے پہلے معافی مانگ کر جنت میں پانچسو سال پہلے چلا جائے۔ پس

مظلوم کا فرض

ہے۔ کہ وہ جائے اور صلح کرے۔ اور در حقیقت اسی وقت تم امن کی حالت میں سمجھے جا سکتے ہو۔ جب تمہارے اندر کوئی شگاف اور تفرقہ نہ ہو۔ آج وہ دن ہے۔ کہ حکومت بھی تمہارے خلاف ہے۔ اور رعایا بھی تمہیں تباہ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ان

جنگ کے ایام

میں بھی کوئی شگاف یا رخنہ تمہارے اندر ہے تو تم اپنی فتح کی منزل کو دور کرتے ہو۔ پس میرا

دوسرا حکم

یہ ہے۔ کہ اس ہفتہ کے اندر اندر ہر وہ شخص جس کی کسی سے لڑائی ہو چکی ہے۔ ہر وہ شخص جس کی کسی سے بول چال بند ہے۔ وہ جائے۔ اور اپنے بھائی سے معافی مانگ کر صلح کرلے۔ اور اگر کوئی معاف نہیں کرتا۔ تو اس سے لجاجت اور انکسار کے ساتھ معافی طلب کرے اور ہر قسم کا تذلل اس کے آگے اختیار کرے تاکہ اس کے دل میں رحم پیدا ہو اور وہ رنجش کو اپنے دل سے نکالدے اور ایسا ہو کہ جس وقت میں دوسرا اعلان کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔ اس وقت کوئی دو احمدی ایسے نہ ہوں جو آپس میں لڑے ہوئے ہوں اور کوئی دو احمدی ایسے نہ ہوں۔ جن کی آپس میں بول چال بند ہو۔ پس جاؤ اور اپنے دلوں کو صاف کرو۔ جاؤ اور اپنے بھائیوں سے معافی طلب کر کے متحد ہو جاؤ۔ جاؤ اور ہر تفرقہ اور شقاق کو اپنے اندر سے دور کردو۔ تب خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہاری مدد کے لئے اتریں گے۔

آسمانی فوجیں

تمہارے دشمنوں سے لڑنے کے لئے نازل ہوں گی۔ اور تمہارا دشمن خدا کا دشمن سمجھا جائے گا۔ یہ

دو نمونے

ہیں۔ جو میں اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ جس شخص کو یہ خطبہ پہنچے۔ وہ اس وقت تک سوئے نہیں جب تک کہ اس حکم پر عمل نہ کرلے۔ سوائے اس کے کہ اس کے لئے ایسا کرنا ناممکن ہو۔ مثلاً جس شخص سے لڑائی ہوئی ہو وہ گھر میں موجود نہ ہو یا اسے تلاش کے باوجود مل نہ سکا ہو۔ یا کسی دوسرے گاؤں یا شہر میں گیا ہوا ہو۔ جماعتوں کے سکرٹریوں کو چاہئیے کہ وہ میرے اس خطبہ کے پہنچنے کے بعد اپنی اپنی جماعتوں کو اکٹھا کریں اور انہیں کہیں کہ

امیر المومنین کا حکم

ہے کہ آج وہی شخص اس جنگ میں شامل ہوگا۔ جو اپنے بقایوں کو بے باق کر کے آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرے گا۔ پھر اس کے بعد انہیں دوسرا حکم پہنچائیں کہ امیر المومنین کا حکم ہے کہ آج وہی شخص اس جنگ میں شامل ہو سکے گا جس کی اپنے کسی بھائی سے رنجش اور لڑائی نہ ہو۔ اور جو صلح کر کے اپنے بھائی سے متحد ہو چکا ہو اور جب میں

قربانی کے لئے لوگوں کا انتخاب

کروں گا۔ تو میں ہر ایک شخص سے پوچھ لوں گا۔ کہ کیا تمہارے دل میں کسی سے رنجش یا بغض تو نہیں۔ اور اگر مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس کے دل میں کسی شخص کے متعلق کینہ اور بغض موجود ہے تو میں اس سے کہوں گا کہ تم

بنیانٌ مرصوص

نہیں۔ تمہارا کندھا اپنے بھائی کے کندھے سے ملا ہوا نہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ تمہارے کندھے سے دشمن ہم پر حملہ کردے۔ پس جاؤ مجھ کو

تمہاری ضرورت نہیں

یہ دو کام ہیں جن کا پورا کرنا میں قادیان والوں کے ذمہ اگلے خطبے تک اور باہر کی جماعتوں کے ذمہ اس

خطبہ کے چھپ کر پہنچنے کے ایک ہفتہ بعد تک

فرض مقرر کرتا ہوں۔

اس کے بعد میں تم میں سے ہر شخص سے یہ مطالبہ کرونگا کہ تم نے جس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی تجارت سب کچھ اس پر قربان کردو گے۔ وہ تم سے

قربانی کا مطالبہ

کرتا ہے۔ وہ تمہاری جانیں اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم آگے بڑھو۔ اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ دیکھو میں نے اس حدیث کا بھی ذکر کیا ہے۔ کہ وہ شخص جو اپنے

بھائی سے صلح

کرتا ہے۔ اپنے بھائی سے پانچسو سال پہلے جنت میں داخل ہوتا ہے۔

جنت میں داخلہ

تو نہ معلوم کس رنگ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو بہتر جانتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر یعنی جنت کی حقیقت اور اس کی نعمتیں ایسی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں۔ نہ کسی کان نے سنیں۔ اور نہ کسی انسان کے دل میں بھی ان کا خیال گزرا لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ ایک اس

حدیث کے ظاہری معنی

بھی ہیں۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جس قوم میں تفرقہ اور شقاق پیدا ہوتا ہے وہ اپنی فتح کو پانچ سو سال پیچھے ڈال دیتی ہے قرآن کریم نے نہایت دنیاوی فتح کو جنت سے تعبیر کیا ہے اس حدیث کے مطابق وہ قوم جو آپس میں صلح اور اتحاد سے رہتی ہے۔ دوسری اقوام سے پانچ سو سال پہلے

دنیا کی فاتح

بنتی ہے پس ہم میں سے ہر وہ شخص جو اپنے کسی بھائی سے محبت نہیں کرتا ہر وہ شخص جو اپنے کسی بھائی سے بغض اور عناد رکھتا ہے وہ

سلسلہ احمدیہ کی فتح

کو پانچ سو سال پیچھے ڈال دیتا ہے اور کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ شخص ہمارا بھائی سمجھا جا سکتا ہے؟ اگر کوئی ایک دن کے لئے بھی سلسلہ کی فتح کو پیچھے ڈالتا ہے۔ تو ہمارا دوست نہیں۔ بلکہ دشمن ہے پھر وہ شخص ہمارا

کتنا بڑا دشمن

ہے۔ جو سلسلہ کی فتح کو پانچ سو سال پیچھے ڈال دیتا ہے اس لئے جاؤ۔ اور اپنے بھائیوں سے صلح کرو۔ جاؤ اور اپنے قصوروں کی معافی مانگ کر یکجان ہو جاؤ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ جس وقت میں نے جماعت کے لئے یہ حکم تجویز کیا۔ اس وقت

سب سے پہلے

میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا میرا دل صاف ہے اور مجھے کسی سے بغض و کینہ یا رنجش نہیں۔ سوائے ان کے جن سے ناراضگی کا تو نے حکم دیا ہے۔ لیکن اگر میرے علم کے بغیر کسی شخص کا بغض یا اس کی نفرت میرے دل کے کسی گوشہ میں ہو۔ تو الٰہی میں اسے اپنے دل سے نکالتا ہوں اور تجھ سے

معافی اور مدد

طلب کرتا ہوں۔ مگر میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے بغض نہیں رکھا۔ بلکہ شدید دشمنوں کے متعلق بھی میرے دل میں کبھی کینہ پیدا نہیں ہوا۔ ہاں ایک قوم ہے۔ جس کو میں مستثنیٰ کرتا ہوں اور وہ

منافقین کی جماعت

ہے۔ مگر منافقین کا قطع کرنا یا انہیں جماعت سے نکالنا یہ میرا کام ہے۔ تمہارا نہیں جس کو میں منافق قرار دوں۔ اس کے متعلق جماعت کا فرض ہے کہ اس سے بچے۔ لیکن جب تک میں کسی کو جماعت سے نہیں نکالتا۔ تمہیں ہر ایک شخص سے صلح اور محبت رکھنی چاہئیے۔ اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنا چاہئیے۔

میں ان

قربانیوں کے سلسلہ میں

بھی تمام جماعت سے مطالبہ کرنا چاہتا ہوں۔ بعض اور باتیں بھی کہنا چاہتا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اس سکیم کا حصہ ہیں۔ جسے میں بیان کرونگا۔ اس لئے میں انہیں اس کے ساتھ ہی بیان کرونگا۔ سردست

ایک اور اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ مجھے فوراً جلد سے جلد ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ کے لئے اپنے وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں اور بھوکے اور پیاسے رہ کر بغیر تنخواہوں کے اپنے نفس کو تمام تکالیف سے گزارنے پر آمادہ ہوں۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو نوجوان ان کاموں کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کریں۔

نوجوانوں کی لیاقت

کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یا تو وہ مولوی ہوں مدرسہ احمدیہ کے سند یافتہ یا کم سے کم انٹرنس پاس یا گریجویٹ ہوں میں جانتا ہوں کہ بہت سے ایسے نوجوان ہماری جماعت میں نکمے موجود ہیں جو اپنے ماں باپ پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ اور گھر بیٹھے روٹیاں توڑتے رہتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اس طرح اپنے نفسوں کو ہلاک نہ کریں۔ آج اسلام کو ان کی خدمت کی ضرورت ہے۔ آج احمدیت کو ان

نونہال فرزندوں کی ضرورت

ہے۔ وہ آگے آئیں اور اپنے نام پیش کریں۔ اس اعلان کے جواب سے ہی مجھے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ جماعت میں کتنے ایسے افراد ہیں جو عملی رنگ میں قربانی کرنے پر تیار ہیں۔ میں نوجوانوں کے باپوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنی اولادوں کو

خدمت دین کے لئے

پیش کریں۔ ان کی ماؤں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کریں۔ مگر ایسے ہی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو فارغ ہوں اور شرط یہ ہے کہ وہ

سرکاری ملازم نہ ہوں

اور نہ ہی تاجر ہوں اور نہ طالب علم ہوں صرف ایسے نوجوان ہوں۔ جو ملازمت کی انتظار میں اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے ایسے لوگوں کی بھی ضرورت نہیں۔ جو

سلسلہ کے کاموں پر لگے ہوئے

ہیں۔ نہ وہ نوجوان درکار ہیں جو دکانیں کر رہے ہیں یا زراعت پیشہ ہیں۔ میں صرف ان نوجوانوں کو آواز دیتا ہوں۔ جن کو ابھی تک نوکریاں نہیں ملیں۔ اور جن کے کام کیلئے نکل کھڑے ہونے سے ان کی زراعت یا تجارت وغیرہ کو صدمہ نہیں پہنچے گا۔ پس میں

بے کار نوجوانوں سے

کہتا ہوں۔ کہ وہ آگے بڑھیں ان کے باپوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کو تیار کریں۔ ان کی ماؤں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں کو خدمت سلسلہ کے لئے آمادہ کریں اور یاد رکھیں۔ کہ وہ ماں باپ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کسی بچہ کو پیش کرتے ہیں۔ وہ ہر اس ثواب کے حصہ دار ہو جاتے ہیں۔ جو اس بچے کو ملتا ہے اور سلسلہ کی ترقی کے لئے ان کا بچہ جو کام بھی کرے گا۔ اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو بھی ملے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی شرط ہے کہ ان نوجوانوں کو

کم از کم تین سال کے لئے

اپنے آپ کو وقف کرنا ہوگا۔ گو ممکن ہے۔ بعض دفعہ کسی سے زیادہ عرصہ کے لئے بھی کام لیا جائے۔ ہماری جماعت میں اس وقت سینکڑوں بے کار نوجوان موجود ہیں۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایسے لوگ خدمت سلسلہ کے لئے کیوں سامنے نہیں آ سکتے۔ اس کے بعد میں انشاء اللہ اگلے جمعہ وہ سکیم پیش کرونگا۔ جس کے پیش کرنے کا میرا ارادہ ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

فاروق کا ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے تینوں خطبے جو احرار اور گورنمنٹ کے متعلق حضور نے فرمائے ہیں ایک جگہ فاروق میں شائع کر دئے ہیں ساتھ ہی احراریوں کی وہ تقریریں جو انہوں نے جلسہ میں اشتعال انگیز انہوں نے کیں نقل کر دی ہیں۔ یہ سب اقتباسات ایک جگہ پڑھ کر ہر فرد جماعت کو حضور کے منشاء سے اچھی طرح واقف ہونا آسان ہوگا۔ صرف ۲ کے ٹکٹ بھیجکر ایک پرچہ پتہ ذیل سے منگوالیں۔ اکٹھے منگوانے کے لئے وی پی ہوگا۔ صرف پانچسو پرچہ باقی ہے۔ مینجر فاروق قادیان

انجمن احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

سیرت النبیؐ پر تقریریں

انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۳ و ۴ ر نومبر ۱۹۳۴ء کو منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سیرت النبی کے جلسہ کو بھی ساتھ ہی ملا لیا گیا تھا۔ اس لئے کارروائی ۲ر نومبر کی شام بروز جمعہ شروع کی گئی۔ تینوں دن جلسہ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوتا رہا۔

سیرت النبی کا جلسہ

سیرت النبی کا جلسہ ملک عبد الغنی صاحب میونسپل کمشنر شہر سیالکوٹ کی زیر صدارت آٹھ بجے شام شروع ہوا۔ سب سے پہلا لیکچر پنڈت دینا ناتھ صاحب شرما ایم۔ اے پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ کا ہوا۔ آپ نے انگریزی میں نہایت ولولہ انگیز اور پرجوش تقریر کی۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شمع ہدایت سے تشبیہ دیتے ہوئے آپ کی تعلیم اتحاد۔ مساوات اور تمدن کو پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ اسلام میں ایسی سادگی ہے۔ جو امیر و غریب سب کو مسخر کر لیتی ہے۔ اور یہ بات غلط ہے کہ اسلام بزور تلوار پھیلا۔ دوسری تقریر مسٹر سی۔ ڈبلیو ٹریسلر صاحب ایم۔ اے پروفیسر مرے کالج نے بھی انگریزی زبان میں کی۔ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ اسلام میں سرگرمی کا ذکر کیا۔ اور اس کی مثالیں حضور کی سوانح زندگی سے دینے کے بعد بتایا کہ آپ نے بستر موت پر بھی توحید کی تعلیم دی۔ ہر دو تقاریر کو انگریزی دان سامعین نے بہت پسند کیا بعدہٗ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ آپ ہر رنگ میں دنیا کے لئے نمونہ تھے۔ اور آپ کی تعلیم عالمگیر ہے۔

بعد ازاں مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے تقریر کی جس میں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مسلم اور محسن بننے کی تعلیم دی ہے۔ اور اس کے خود اتم اور اکمل نمونہ تھے۔ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی

دوسرے دن پہلا اجلاس بوقت آٹھ بجے بصدارت مولوی جلال الدین صاحب شمس شروع ہوا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کو حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں پیش کیا۔ اور متعدد حوالجات سے ثابت کیا کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے۔ اس کے بعد مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود پر متعدد دلائل تفصیلاً پیش کئے۔ پھر چوہدری دل محمد صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود کے کارناموں پر تقریر کی اور بتایا کہ آپ نے دنیا میں خدا رسول اور قرآن کریم کی اصل شان کو نمایاں کیا اس اجلاس کے بعد ایک صاحب نے چند اعتراضات حضرت مسیح موعود کے علم قرآن پر کئے جن کے مدلل جوابات مولوی جلال الدین صاحب نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دیئے۔ اور اجلاس ایک بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا کی زیر صدارت تین بجے شروع ہوا۔ جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب شرما مولوی فاضل نے ویدک دھرم اور اسلام کا مقابلہ کیا۔ اور بتایا کہ اسلام کو ہر طرح ویدک دھرم پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے عصمت انبیاء کے موضوع پر عالمانہ لیکچر دیا۔ یہ اجلاس چھ بجے ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس آٹھ بجے شام چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔ ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی نے رد کفارہ پر بیس دلائل پیش کئے اور عیسائیوں کے اس زعم باطل کی باوضاحت تردید کی کہ اسلام میں کفارہ پایا جاتا ہے۔

گیانی واحد حسین صاحب نے سکھوں پر مسلمانوں کے احسانات بیان کئے۔ نیز ثابت کیا کہ باوا نانک صاحب مسلمان تھے۔ گیارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔ اسی رات مولوی ظفر علی صاحب نے رام تلائی میں تقریر کی جس میں اپنی ضمانت کا رونا روتے ہوئے پیشگوئی "اسمہ احمد" و محمدی بیگم پر اعتراضات کئے۔ اور احمدیت کی مخالفت کو آلہ کار بناتے ہوئے مسلمانوں کے سامنے دست سوال دراز کیا۔

تیسرے دن کی کارروائی

تیسرے دن پہلا اجلاس زیر صدارت چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بوقت آٹھ بجے شروع ہوا۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ پر ایک مبسوط تقریر فرمائی مہاشہ محمد عمر صاحب نے از روئے وید ثابت کیا کہ کرشن اوتار کی آمد ثانی حضرت مسیح موعود کے روپ میں ہو چکی ہے اور ان اعتراضات کا رد کیا جو عام طور پر ہندو صاحبان کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ پھر ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے پونے دو گھنٹے تک پیشگوئی محمدی بیگم پر مفصل تقریر کی جس کے شروع میں مولوی ظفر علی صاحب کی رات کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے ان کو چیلنج دیا۔ کہ اگر ہمت ہے تو مقابلہ میں آئیں۔ مولوی ظفر علی صاحب اس وقت سیالکوٹ میں ہی تھے۔ ان کو خبر پہنچ گئی۔ مگر وہ سامنے نہ آئے

دوسرا اجلاس چوہدری شکر اللہ خاں صاحب کی زیر صدارت تین بجے شروع ہوا۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود اور احترام انبیاء کے موضوع پر لیکچر دیا اور مثالیں دے کر واضح کیا کہ واقعی حضرت مسیح موعودؑ نے انبیاء کی حقیقی عزت قائم کی ہے بعدہٗ خاکسار نے حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا پر تقریر کی۔ اور سولہ نقصانات کا ذکر کیا۔

بعد ازاں مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے حقیقت ختم نبوت پر لیکچر دیا۔ جس کے بعد ایک صاحب نے چند اعتراضات کئے جن کے مولوی صاحب نے مدلل جواب دیئے

تیسرا اجلاس چوہدری محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل کی زیر صدارت ہوا۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس نے "مقام حدیث" کے اہم مضمون پر معرکۃ الآراء تقریر کی۔ جسے سیالکوٹ کی پبلک نے بہت پسند کیا۔ بعدہٗ گیانی واحد حسین صاحب نے ثابت کیا کہ عالمگیر مذہب صرف اسلام ہے۔ تمام اجلاسوں میں حاضری کافی ہوتی رہی۔ باہر سے دو اڑھائی صد کے قریب احباب تشریف لائے جن کے کھانے اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔

خاکسار:- نذیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل سیکرٹری تبلیغ سیالکوٹ

ماہواری تبلیغی رپورٹ جلد بھجوائیں

ہر جماعت کی تبلیغی ماہواری رپورٹ ہر ماہ کے اختتام پر پہنچنی ضروری ہے۔ لیکن گذشتہ ماہ کی رپورٹیں ابھی تک بہت کم جماعتوں نے بھیجی ہیں۔ انشاء اللہ کی جماعتیں جلد اپنی اپنی رپورٹ بھجوا دیں۔ رپورٹ فارم کے ہر ایک خانہ کو احتیاط سے پر کیا جاوے جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہوں ان کی رپورٹ بھی جماعتیں جلد بھجوا دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احراری لیڈروں کا کچا چٹھا

مسلمانانِ لاہور کے جلسۂ عام میں پُرزور تقریریں

—— الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے ——

چند ایک وہ لوگ جو اپنے آپ کو احراری لیڈر کہتے اور جنکی گذشتہ زندگی کا ایک ایک لمحہ فتنہ و فساد کے دھبوں سے داغدار ہے انہوں نے کچھ دنوں سے یہ شور مچا رکھا ہے۔ کہ وہ تمام مسلمانانِ ہند کے مذہبی اور سیاسی نمائندے ہیں۔ اور وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس میں تمام مسلمانوں کی حمایت اور تائید انہیں حاصل ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ تمام ہندوستان تو الگ پنجاب میں بلکہ خاص لاہور میں بھی جسے احراریوں نے اپنا مرکز قرار دے رکھا ہے مسلمانوں کا کثیر حصہ ان کی گذشتہ اور موجودہ حرکات کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور انہیں مسلمانوں کے بدترین دشمن قرار دیتا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ ان تقریروں سے لگ سکتا ہے۔ جو حال ہی میں مسلمانانِ لاہور کے ایک جلسہ عام میں کئی ایک معززین نے کیں۔ اور جن میں اپنی ذاتی واقفیت کی بناء پر احراری لیڈروں کے گذشتہ اور موجودہ کارناموں کا کچا چٹھا پیش کیا۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم لاہور نے ان تقریروں کا جو خلاصہ ارسال کیا ہے۔ اس کا فی الحال ایک حصہ اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو احراریوں کے گذشتہ شرمناک حالات اور ان کی سابقہ تباہ کن سرگرمیوں سے ناواقف ہوں۔ غور کریں۔ کہ احراریوں کا وجود مسلمانوں کے مفاد کے لئے کس قدر نقصان رساں ہے۔ اور ان کو شرارت اور فتنہ پھیلانے کا موقع دینا کتنا بڑا گناہ ہے۔ ہر دردمند مسلمان کا فرض ہے۔ کہ احراری لیڈروں کے ان حالات کا بغور ملاحظہ کرے۔ جن کا ذکر بطور نمونہ کیا گیا ہے۔

۱۱ نومبر بعد نماز عشاء میونسپل کمیٹی لاہور کے اسلامی حلقہ انتخاب نمبر ۹ کی طرف سے چوک نواب صاحب میں ایک پُررونق جلسہ زیر صدارت حافظ محمد دین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں احراری امیدوار مولوی مظہر علی اظہر کے بالمقابل امیدوار محلہ مسٹر فرخ حسین بیرسٹر ایٹ لاء کی حمایت کی گئی۔

حافظ محمد شاہ صاحب کی تقریر

سب سے پہلے ایک شخص حافظ محمد شاہ صاحب سیالکوٹی نے احراری لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں احراری تحریک کے مرکزی شہر سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ اور ان کی قومی خدمات سے بخوبی آگاہ ہوں۔ میرے پاس احراری قائدین کی تحریرات۔ پرائم منسٹر کشمیر۔ مسٹر مہتہ اور دیگر حکام کے ساتھ ان لوگوں کی خفیہ خط و کتابت کے فائل اور رجسٹرات تک موجود ہیں۔ جن سے ان کی "قومی خدمات" کی قلعی پوری طرح کھل جاتی ہے۔ پس بہتر ہے۔ کہ وہ "قومی خدمات" "قومی خدمات" کی رٹ لگانا چھوڑ دیں۔

مفتی ضیاء الدین صاحب کی تقریر

آپ کے بعد مفتی ضیاء الدین صاحب نے جو تحریک کشمیر کے ابتدائی علم برداروں میں سے ہیں۔ اور آج کل حکومت کشمیر کے احکام کے ماتحت جلاوطن ہو کر لاہور میں مقیم ہیں۔ نہایت پُراثر اور دردناک پیرایہ میں مسلمانانِ کشمیر کی حالت زار۔ قید و بند کی سختیاں۔ اور قائدین احرار کی حکومت کشمیر سے خفیہ ساز باز کے ایسے ایسے حالات بیان کئے۔ کہ حاضرین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ آپ لوگ احراری لیڈروں کی دھواں دھار تقریروں۔ اور اخباری پروپیگنڈا کے زیر اثر تحریک کشمیر میں احراری قربانیوں کو نہ معلوم کیا کچھ سمجھتے ہونگے۔ لیکن آپ کے شنیدہ واقعات کے مقابل میری چشم دید شہادت زیادہ وقیع ہے۔ میں آپ سے بالکل صحیح عرض کرتا ہوں۔ کہ احرار کے زبانی اور کاغذی پروپیگنڈا میں کم از کم دوگنا مبالغہ اور صریح جھوٹ شامل ہوتا ہے۔ تفصیلی طور پر واقعات بیان کرنے کا نہ یہ موقع ہے اور نہ وقت۔ اس لئے میں اجمالی رنگ میں صرف چند واقعات کی طرف اشارہ کرنے پر اکتفا کروں گا۔ جس وقت چند احراری لیڈروں کی انگیخت پر عامۃ المسلمین کے بیس پچیس ہزار افراد جیلوں میں پہنچ گئے۔ تو احراری لیڈر کشمیر گئے۔ اور اس وقت جب کہ ہزارہا مسلمانانِ پنجاب اور اہل کشمیر جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں سختیاں جھیل رہے تھے۔ احرار کے یہ لیڈر حکومت کشمیر کی شاندار موٹروں اور مزین ہوس بوٹوں میں کشمیر کے پُرفضا مقامات کی سیر میں مشغول تھے۔ (لعنت لعنت کی آوازیں) انہی پُرکیف ایام کے دوران میں اتفاق سے میری ملاقات ان میں سے ایک لیڈر سے ہوئی۔ اور میں نے انہیں مسلمانان کشمیر کی حالت زار کے بعض واقعات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے امداد کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ یہ تمام واقعات قلم بند کر کے میرے حوالہ کر دیں۔ میں ان تکالیف کا ازالہ کرانے کی سعی کروں گا۔ لیکن بھائیو آہ افسوس۔ میں کس منہ سے کہوں۔ ان احراری بزرگ نے جن پر ایک اسلامی اور دینی بھائی سمجھتے ہوئے اور ایک اسلامی تحریک کا لیڈر جانتے ہوئے میں نے بھروسہ کیا تھا۔ میری دستخطی تحریر بجنسہ مسٹر کالون کے حوالے کر دی!! جس کے طفیل آج میں اپنے وطن سے دور۔ اپنے عزیزوں سے الگ اپنے بال بچوں سے جدا غربت کی حالت میں دربدر مارا مارا پھر رہا ہوں۔ (لعنت لعنت کی بے شمار آوازیں)

پس میرے بھائیو۔ یہ ہیں ان لوگوں کی خدمات قومی اور یہ ہے ان کی ایمانداری۔

میں آپ سے صاف صاف عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ لاکھوں روپیہ جو ان لوگوں نے تحریک کشمیر کے نام پر آپ لوگوں سے بصورت چندہ جمع کیا تھا۔ اس میں سے ایک کوڑی کی امداد بھی انہوں نے اہل کشمیر کو نہیں دی۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ ساٹھ ستر ہزار روپیہ جو انہوں نے تحریک کشمیر کے نام پر جمع کیا تھا۔ کہاں خرچ کیا۔ ان لوگوں کا وطیرہ ہو گیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی تحریک کے بہانے سے عامۃ المسلمین کی جیبوں سے چندہ حاصل کرنے کی سبیل کر لیتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے۔ ضلع گورداسپور سے اسلام اور تحریک اسلام کے نام پر ان لوگوں نے ہزاروں من گندم اور غلہ جمع کیا۔ آپ ان سے پوچھیں۔ کہ وہ انہوں نے کہاں صرف کیا۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ یہ جگہ بہ جگہ خواہ مخواہ کود پڑتے ہیں۔ کوئی امر ہو۔ کوئی معاملہ ہو یہ اسلام کے ٹھیکہ دار وہاں موجود ہونگے۔ میں تو جب کسی احراری لیڈر کی شکل دیکھتا ہوں۔ خدا کی قسم مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اسلام کی روح کے لئے ملک الموت ہے۔ اس لئے میرے بھائیو جہاں تک ہو سکے۔ ان کے سایہ تک سے بھی بچو۔ جہاں تک احراری تحریک کا حکومت کشمیر پر اثر کا تعلق ہے۔ سو وہ وہاں کے سرکاری کاغذات سے ظاہر ہے۔ جہاں کے ریکارڈ میں احراری تحریک کے لئے لفظ "گنڈا" تحریک موجود ہے۔ (باقی)

امیر جماعت احمدیہ منصوری

اخبار الفضل ۱۶ نومبر میں فہرست عہدیداران منصوری کا اعلان ہوا ہے۔ جس میں غلطی سے پریذیڈنٹ سید عبدالمجید صاحب کو لکھا گیا ہے۔ حالانکہ وہ مستقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کر چکے ہیں۔ اور پریذیڈنٹ سید عبدالحمید صاحب کو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسولینی نے روم سے ۱۲ نومبر کی اطلاع کے مطابق یہ حکم نافذ کیا ہے۔ کہ جو شخص کمیونزم کا پروپیگنڈا کرتا ہوا پایا گیا یا دیگر ممالک کے کمیونسٹوں سے نامہ و پیام کرتا ہوا پکڑا گیا اسے گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ جن غیر ملکیوں پر کمیونزم کی اشاعت کا شبہ تھا۔ انہیں اٹلی سے نکال دیا گیا ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے احاطہ میں کوڑا کرکٹ میں سے ایک بم بھنگی کو صفائی کرتے وقت ملا۔ بم خطرناک قسم کا اور سرکاری ساخت کا ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

گوری دیوی کو اغوا کرنے والے پٹھان سید خان کے والد چچا اور خسر کو مردان سے ۱۱ نومبر کی اطلاع کے مطابق ایک مفرور کو پناہ دینے کے الزام میں ایک ایک سال قید اور ایک سو پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

مہر سپرو کی صدارت میں حکومت یو۔پی نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو صوبہ میں بے کاری کے اسباب پر غور کرے گی۔

اسمبلی کے لئے ۱۳ نومبر دہلی میں پولنگ ہوا۔ کانگرسی امیدوار مسٹر آصف علی کے مقابلہ میں رائے صاحب لالہ ...چند ہیں۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران۔ کمانڈر انچیف۔ سر فرینک نائس۔ سر جوزف بھور۔ سر فضل حسین اور ان کے سیکرٹریوں و ڈپٹی سیکرٹریوں نے بھی ووٹ دئے۔

کلکتہ ہائیکورٹ کے ایک مشہور وکیل مسٹر آر سی سین ۱۳ نومبر عدالت میں پیش تھے۔ کہ بحث کرتے ہوئے بیہوش ہو کر گرے۔ اور ہسپتال تک پہنچنے سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔

اٹالین گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ہندوستان کے ساتھ ایک ایسا تجارتی معاہدہ کیا جائے۔ کہ خام اشیاء کے بدلہ میں ہندوستان اطالوی کپڑا اور مشینری کا سامان زیادہ سے زیادہ مقدار میں خریدے۔ اس غرض سے تین ممبران کا ایک وفد روم سے ۱۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق ۲۲ نومبر کو عازم بمبئی ہوگا۔

وزیر ہند نے ۱۱ نومبر کی اطلاع کے مطابق ہندوستانیوں کی طرف سے ایک پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ حالات میں فرقہ وار تصفیہ میں کسی قسم کی تبدیلی ناممکن ہے حکومت کو بخوبی علم ہے۔ کہ اس کی ہندوستان میں مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن اس نے جو قدم اٹھایا۔ ہندوستانیوں کے

ہتے پر اٹھایا تھا۔ اور اب یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اسے واپس لے لیا جائے۔

ملکہ اٹلی کے ہاں ۱۰ نومبر لڑکی تولد ہونے کی خبر آئی ہے اس خوشی میں بادشاہ نے دس ہزار قیدیوں کی رہائی کا حکم دیا۔ ۹۲ سیاسی قیدی بھی رہا کئے گئے ہیں۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے پیش رو سر جوزف بھور کے متعلق دہلی سے ۱۱ نومبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اگرچہ ان کو اپریل میں ریٹائر ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ اس سے کچھ عرصہ پہلے ہی جناب چودھری صاحب کو چارج دے کر انگلستان چلے جائیں گے۔ جہاں ملک معظم کے عہد حکومت کی جوبلی میں حکومت ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہونگے۔

فرخ آباد سے ۱۱ نومبر کی خبر ہے۔ کہ ایک نوجوان ٹھاکر صاحب نے دیوالی کی شب اپنی بیوی کو جوئے میں ہار دیا اور جیتنے والوں کے ساتھ چلی جانے کو کہا۔ مگر وہ بھاگ کر اسٹیشن پر جا پہنچی۔ اور گاڑی پر بیٹھ کر اپنے میکے چلی گئی۔

کلکتہ کے آنکھوں کے ہسپتال میں ۱۱ نومبر کی اطلاع کے مطابق دو حیرت انگیز عمل جراحی کئے گئے۔ جن سے دو نابینا نوجوان ہندو عورتوں کی بینائی واپس آگئی۔ ایک مریضہ کی آنکھ میں ایک دوسرے شخص کی آنکھ کے کورنیا کا اور دوسری کی آنکھ میں ایک اور شخص کی آنکھ سے پیوند لگایا گیا جن آنکھوں سے یہ پیوند لئے گئے۔ وہ زخمی ہونے کی وجہ سے نکال دی گئی تھیں۔

قرضہ بل پر پنجاب کونسل میں ۱۲ نومبر کو زیر دست بحث ہوئی۔ اس دفعہ کے خلاف کہ جو شرح سود مقرر کی گئی ہے اس کا اثر اس کے نافذ ہونے کے وقت تک جو مقدمات چل رہے ہوں۔ یا بعد میں دائر کئے جائیں۔ سب پر ہو۔ ساہوکار پارٹی نے ترمیم پیش کی جو گر گئی۔ اس کے بعد ساہوکار پارٹی نے اس دفعہ کو ہی خلاف کرنے کی ترمیم پیش کی۔ مگر وہ بھی گر گئی۔ کئی ایک دیگر ترمیمات بھی مسترد ہوئیں۔ آخر ساہوکاروں نے صدر سے اپیل کی۔ کہ اجلاس ۱۵ تاریخ تک ملتوی کر دیا جائے۔ تاہم زمیندار پارٹی سے کوئی سمجھوتہ کر سکیں۔ چنانچہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

لندن سے ۱۳ نومبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنوبی انگلستان میں ۲۷ گھنٹے مسلسل بارش ہوتی رہی ہے۔

افغانستان میں جاپانی سفارت قائم ہو گئی ہے چنانچہ پشاور سے ۱۳ نومبر کی خبر ہے کہ سفیر جاپان متعینہ کابل نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ افغانستان کے

وزیر امور خارجہ نے ان کا استقبال کیا۔

وائنا سے ۱۲ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت جرمنی نے اپنے ملک میں آسٹریا کی تیار کردہ فلموں کی نمائش ممنوع قرار دیدی ہے۔

آریہ گزٹ لاہور کے ۲۸ اکتوبر کے پرچہ میں "آئے دن کے قتل اور مسلمانوں کا فرض" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے ۱۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق اس سے ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

مسٹر اینڈریوز نے جو گاندھی جی کے پرانے دوست اور رفیق کار ہیں۔ ایک پریس کے نمائندہ سے کہا کہ گاندھی جی کانگرس سے اس لئے علیحدہ ہوئے ہیں۔ کہ شہروں میں اب ان کا کوئی اثر نہیں رہا۔ نوجوان ان کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اس لئے اب وہ سادہ لوح دیہاتیوں میں کام کرنا چاہتے ہیں۔

دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں اعلان کیا گیا۔ کہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو زیادہ سے زیادہ اشاعت دینے کے لئے اس کی قیمت انگلستان میں صرف ۱۰ پنس رکھی گئی ہے۔

حکومت ہند نے دہلی سے ۱۴ نومبر کی اطلاع کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات (سیکنڈ گریڈ) کی بھرتی آئندہ براہ راست بذریعہ امتحان مقابلہ ہوا کرے گی تفاصیل پبلک سروس کمیشن سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

نائب وزیر ہند نے ۱۲ نومبر دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ بنگلور کا کوئی حصہ میسور کو واپس دئے جانے سے قبل اہل بنگلور کی رائے پر مناسب غور کیا جائیگا۔

شاہ افغانستان کے متعلق ملاپ ۱۰ نومبر نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ وہ عنقریب سیاحت ہند کے لئے آنے والے ہیں۔ افغان قونصل متعینہ دہلی نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

حکومت یو۔پی نے ماہرین اقتصادیات و تجارت کی ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جو ہندوستانی مصنوعات کو فروغ دینے کے ذرائع پر غور کرے گی۔

پرتاپ اخبار کے ایڈیٹر کو لاہور سے ۱۳ نومبر کی اطلاع کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ دریافت کرنے کے لئے بلایا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کے پرچہ میں کراچی کے عبدالقیوم اور قصور کے محمد صدیق کے متعلق اس نے جو مضمون شائع کیا ہے اس کی وجہ سے اس کی تین ہزار کی جمع شدہ ضمانت کیوں نہ ضبط کر لی جائے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی